Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۱۴ ذیقعدہ سنہ ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۹ نبوت ۱۳۵۴ ہش ۔ ۱۹ نومبر سنہ ۱۹۷۵ء	نمبر ۲۶۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۹ نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ
طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور ہر لحہ اپنی حفاظت اور تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو کل گر جانے کی وجہ سے چوٹ آگئی ہے جس کی وجہ سے ٹانگ اور کولہے میں شدید درد ہے ۔ آپ کے فرزند اکبر محترم نواب محمد احمد خان صاحب بھی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں ۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا کرے آمین

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ اسلام کا بہت بڑا منصوبہ ہے جس کی تکمیل کی ذمہ داری خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے کمزور کندھوں پر ڈالی ہے۔

اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے اپنے چندہ کو بروقت ادا کیجئے ۔ اس وقت تک کل وعدہ کا ۱/۲ وصول ہو جانا چاہیئے تھا ۔ کیا آپ ایسا کر چکے ہیں ؟

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

سچّے دِل سے توبہ کرنیوالوں کے گھر رحمت سے بھر جاتے ہیں

اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو

توبہ کو کھیل نہ خیال کرو اور یہ نہ کرو کہ اسے یہیں چھوڑ جاؤ بلکہ اسے ایک امانت اللہ تعالیٰ کی خیال کرو۔ توبہ کرنے والا خدا تعالیٰ کی اس کشتی میں سوار ہوتا ہے جو کہ اِس طوفان کے وقت اس کے حکم سے بنائی گئی ہے۔ اس نے مجھے فرمایا ہے وَاصْنَعِ الْفُلْكَ اور پھر یہ بھی فرمایا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ جس طرح بادشاہ اپنی رعایا میں اپنے نائب کو بھیجتا ہے اور پھر جو اس کا مطیع ہوتا ہے اسے بادشاہ کا مطیع سمجھا جاتا ہے۔ ایسا ہی اللہ تعالیٰ بھی اپنے نائب دُنیا میں بھیجتا ہے۔ آج کل تو یہ ایک بیج ہے جس کے ثمرات تمہارے تک ہی نہ ٹھہریں گے بلکہ اولاد تک بھی پہنچیں گے۔ سچّے دل سے توبہ کرنے والوں کے گھر رحمت سے بھر جاتے ہیں۔۔۔

غرض اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سُست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آجاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مُردہ نہ ہونے دو کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دے سکتا ہے، اور جس کو بیکار چھوڑ دیا جاوے پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے اسی طرح توبہ کو بھی متحرک رکھو تاکہ وہ بیکار نہ ہو جاوے اگر تم نے سچی توبہ نہیں کی تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو پتھر پر بویا جاتا ہے۔ اور اگر وہ سچی توبہ ہے تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو عمدہ زمین میں بویا گیا ہے اور اپنے وقت پر پھل لاتا ہے۔"

(البدر ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

سفرِ یورپ سے بخیریت اور کامیاب مراجعت پر صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے
سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں عشائیہ

ربوہ ۱۷ نبوت (۱۷ نومبر) بروز دوشنبہ آج بعد نماز مغرب صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں حضور کی سفرِ یورپ سے بخیریت اور کامیاب مراجعت کی مبارک تقریب پر قصرِ خلافت سے ملحق وسیع لان میں ایک دعوتِ عشائیہ کا اہتمام کیا جس میں ازراہِ شفقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شمولیت فرمائی۔ اس تقریب میں اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، متعدد افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے شریکِ سفر اصحاب کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ کے ناظر و نائب ناظر صاحبان۔ تحریکِ جدید انجمن احمدیہ کے وکلاء صاحبان۔ جملہ احمدی جماعتوں کے امرائے اضلاع۔ افسران صیغہ جات۔ صدران محلہ جات ربوہ۔ وقفِ جدید انجمن احمدیہ کے اراکین اور خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ۔ اطفال الاحمدیہ کے نمائندگان بھی شامل ہوئے۔ مربیانِ سلسلہ، مبلغینِ اسلام، مقامی تعلیمی اداروں اور کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے ہر طبقہ کے نمائندے بھی اس میں شامل ہوئے۔ دعوت کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس موقع پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتینِ مبارکہ اور بعض دیگر مستورات کے لئے علیحدہ طور پر انتظام کیا گیا ان میں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا (حرم حضور ایدہ اللہ) بھی جو حضور کے ہمراہ سفر میں شریک تھیں تشریف لائیں۔

دعوت کے جملہ انتظامات مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب ناظر ضیافت نے اپنے رفقائے کار کے ہمراہ طلباء جامعہ احمدیہ کے تعاون سے احسن رنگ میں سرانجام دیئے۔

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ ماہ نبوت ۱۳۵۴ھ
۱۹ نومبر ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"درسِ حدیث" ـــــ بلا تبصرہ

ہفت روزہ "ایشیا" لاہور نے اپنے ۱۶ نومبر ۱۹۷۵ء کے شمارہ میں "درسِ حدیث" کے مستقل عنوان کے تحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث نقل کر کے اُس کی روشنی میں "موجودہ دور کی ایک دھندلی سی تصویر" پیش کی ہے۔ ہفت روزہ مذکور نے درسِ حدیث کے طور پر جو کچھ لکھا ہے اسے افادۂ عام کی غرض سے بلا تبصرہ من وعن ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے۔ ہفت روزہ مذکور رقمطراز ہے:۔

(۱) "حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

وہ زمانہ آیا ہی چاہتا ہے جب اسلام کے نام کے سوا کچھ باقی نہ رہیگا اور قرآن کے لفظوں کے سوا کچھ نہ بچے گا۔ مسجدیں بظاہر آباد ہونگی مگر ہدایت سے اُجڑی ہوئی ہوں گی۔ ان کے علماء اِس آسمان تلے بدترین مخلوق ہوں گے کہ فتنہ ان ہی میں سے اُٹھے گا اور ان ہی میں لوٹ جائے گا۔ (بیہقی)

حدیث پاک میں اُس دور کی حالت بیان فرمائی گئی ہے کہ جب اسلام کی روح باقی نہ رہے گی محض نام رہ جائے گا۔ اسلام کا نام، قرآن کے الفاظ، مسجدوں کی صفیں اور علماء کی مسندیں بدستور موجود رہیں گی، اسلام زندہ باد کے نعرے خوب لگائے جائیں گے، حسنِ قرأت اور حسنِ ترتیل کے مقابلے کرائے جائیں گے، مساجد کی زیبائش پر کروڑوں روپے خرچ ہوں گے، ایک ایک مسجد میں سینکڑوں با تنخواہ خدام موجود ہوں گے، لاکھوں علماء خطباء و واعظین اور مفتی اور قاضی ہوں گے ـــ مگر ہر ایک اسلام کی روح سے خالی ہوگا، ایک ڈھانچہ باقی رہ جائے گا، بے مغز اور بے روح ـــ مساجد جائے امن نہ رہیں گی، ہدایت اور رشد کا مرکز نہ رہیں گی، علماء داعی اور مبلغ نہ رہیں گے بلکہ مخلوق خدا کو اسلام سے دُور بھگانے اور نفرت دلانے میں سرگرم ہوں گے۔ قرآن کے الفاظ کئی لہجوں اور قراءتوں میں پڑھے جائیں گے مگر ان کا مطلب کیا ہے اور مطالبہ کیا ہے اس پر کوئی توجہ نہ ہوگی۔ مساجد میں لوگ دنیاوی کاروبار اور مشاغل میں مصروف رہیں گے۔ ذکر و عبادت کا خیال اور احترامِ مسجد دِلوں سے نکل جائے گا۔ علماء خود فتنے کھڑے کریں گے اور دوسروں کے پیدا کئے ہوئے فتنوں کو بھی بجائے ختم کرنے کے اور ہوا دیں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کا پھیلایا ہوا فساد خود انہی پر پلٹ پڑے گا اور ان کا باہمی انتشار انہیں مٹا کر رکھ دے گا۔

حدیث نبوی کی روشنی میں اپنے موجودہ دور کی ایک دُھندلی سی تصویر دیکھ لیجئے کس قدر عبرتناک انطباق دکھائی دیتا ہے۔ کیا ہم اِس گمراہی اور ضلالت کے مصداق بننے سے عبرت حاصل نہیں کریں گے۔"

(ہفت روزہ ایشیا ۱۶ نومبر ۱۹۷۵ء صـ۲)

اس کے بعد ہفت روزہ مذکور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور حدیث درج کرتے ہوئے مزید رقمطراز ہے:۔

(۲) "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ـــ غم کے کنوئیں سے اللہ کی پناہ مانگو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! غم کا کنواں کونسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا جہنم کی ایک وادی ہے جس سے جہنم بھی دن میں چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس میں کون داخل ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ وہ قرآن خواں جو اپنے اعمال میں ریاکاری کرتے ہیں۔ (ترمذی)

جُبّ حزن دوزخ کا ایک نہایت گہرا اور بے حد ہیبتناک کنواں ہے اور یہ اُن ریاکار مولویوں اور قاریوں کے لئے مخصوص کیا گیا ہے جو دین کو تجارت یا کاروبار خیال کرتے ہیں، جو قرآن کی آیات کو پڑھتے اور پڑھاتے بھی ہیں اور ان پہ وعظ و نصیحت بھی کرتے ہیں مگر ان پر عمل نہیں کرتے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار"

(ہفت روزہ "ایشیا" بابت ۱۶ نومبر ۱۹۷۵ء صـ۲)

یورپ کے بیکار و بے مصرف گرجا گھر

خود مغرب میں آج عیسائیت جس بُری طرح ناکام ہو چکی ہے اُس کا ثبوت اِس امر سے بھی ملتا ہے کہ مغرب کے عیسائی ممالک میں لاتعداد گرجا بیکار پڑے ہیں۔ ان میں کوئی بھی عبادت کے لئے نہیں آتا۔ ان کی ڈھنڈار اور بے مصرف عمارتوں کو عرصہ سے دوسری تنظیموں اور کلبوں کے ہاتھ فروخت کیا جا رہا ہے۔ اب وہاں ایک سوال یہ اُٹھ کھڑا ہوا ہے کہ کہیں نہ انہیں دوسرے مذاہب کے پیروؤں کے ہاتھ فروخت کر دیا جائے تاکہ وہ انہیں اپنے طریق کے مطابق عبادت گاہوں کے طور پر استعمال کر سکیں۔ چنانچہ اِس نئی صورتِ حال کا ذکر کرتے ہوئے برمنگھم یونیورسٹی میں دینیات کے پروفیسر مسٹر جان ہک ایچ، جی، وُوڈ اپنے ایک حالیہ مضمون میں رقمطراز ہیں:۔

"اب ہمارے شہروں میں یہودیوں کے عبادت خانوں کے علاوہ ہندوؤں اور سکھوں کے مندروں اور مسلمانوں کی مساجد کا قیام بھی عمل میں آچکا ہے۔ جو جماعتیں اِن عبادت گاہوں میں عبادت کرتی ہیں ان کی وجہ سے بعض نئے سوال اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں جو بعض عیسائیوں کے نزدیک چونکا دینے والے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک سوال یہ ہے کہ کیا گرجا گھروں کی بے مصرف عمارتوں کو مسلمانوں، سکھوں اور ہندوؤں کے ہاتھ فروخت کر دیا جائے جو ایسی جگہوں کی تلاش میں ہیں جہاں وہ اپنے طریق کے مطابق عبادت کر سکیں؟"

(روزنامہ "ٹائمز" لندن ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۵ء)

اس سوال کا پیدا ہونا ہی اِس امر کا بین ثبوت ہے کہ مغربی ملکوں کے عوام کی عیسائیت میں دلچسپی یکسر ختم ہو چکی ہے اور نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے کہ گرجا گھروں کی بیکار اور بے مصرف عمارتوں کو دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کے ہاتھ فروخت کرنے کے سوال پر غور ہو رہا ہے تاکہ وہ مسجدوں، مندروں اور گوردواروں میں تبدیل ہو کر کم از کم عبادت گاہ کے طور پر تو استعمال ہو سکیں۔ اِس سے بڑھ کر عبرت کا مقام اور کیا ہو سکتا ہے!

ہر سمت کِھل اُٹھے ہیں گلِستاں نئے نئے

پیدا ہوئے ہیں دِل میں پھر ارماں نئے نئے
باندھے ہیں نگہ دوست سے پیماں نئے نئے

اے دوست شاید وادیٔ ربوہ قریب ہے
ہر سمت کِھل اُٹھے ہیں گلِستاں نئے نئے

پھر ہے شمیمِ گُل سے معطر مشامِ جاں
پھر ہیں چمن میں جشنِ بہاراں نئے نئے

پھر پی رہا ہوں ساغرِ تسنیم نَو بہ نَو
پھر ہیں نشاطِ روح کے ساماں نئے نئے

افکارِ نَو سے تیرگیٔ جہل چھٹ چلی
ہیں علم کے چراغ فروزاں نئے نئے

اُترے گی نوحِ وقت کی کشتی ضرور پار
آتے رہیں جو آتے ہیں طوفاں نئے نئے

دُنیا نے فیضؔ جب بھی کوئی غم دیا ہمیں
بخشے ہیں اُس نگاہ نے درماں نئے نئے

(فیض سیالکوٹی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن شریف اور احادیث نبویہ میں مسیح موعود کی بعثت کا ذکر

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم اے سابق مبلغ افریقہ و فیجی

(۲)

پنجم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لا مھدی الا عیسٰی (ابن ماجہ باب شدۃ الزمان) یعنی آنے والے مسیح اور مہدی کی دو شخصیتیں نہیں ہیں بلکہ ایک ہی وجود کے دو نام اور دو عہدے ہیں گویا کہ آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والے مہدی ہی مسیح موعود بھی ہوں گے اور مسیح موعود سے مراد مسیح ناصری ہرگز نہیں ہے چنانچہ اس حدیث کی تائید اور ایک اور صحیح حدیث بھی کرتی ہے جس میں آنے والے مسیح موعود ہی کو "امام مہدی" بھی قرار دیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

یوشک من عاش منکم ان یلقی عیسٰی ابن مریم اماماً مھدیا وحکماً عدلا۔

(مسند امام احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۱۱)

یعنی ابن مریم جو امت کے موعود ہوں گے وہی امام مہدی اور حکم وعدل بھی ہوں گے پس مہدی کی پیشگوئی کے لئے جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہی یہاں رکھ کر حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتادیا کہ عیسٰی ابن مریم سے بھی ہماری مراد وہی مہدی ہیں نہ مسیح ناصری۔ دوسری کئی احادیث میں آنے والے ابن مریم اور مہدی کا حلیہ اور کام بھی ایک قسم کے ہی بتائے گئے ہیں جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مہدی آخر زمان اور مسیح موعود ایک ہی وجود ہے۔

اس کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعویٰ مہدویت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"سو آنے والے کا نام مہدی رکھا گیا اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کریگا اور قرآن و حدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں میرا یہی حال ہے اور کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے پس یہی مہدویت ہے جو نبوت کے منہاج پر مجھے حاصل ہوئی ہے اور اسرار دین بلاواسطہ میرے پر کھولے گئے"

(روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۹۴)

ابن مریم کی حقیقت

اب یہ سوال قابل حل رہ جاتا ہے کہ اگر آخری زمانہ میں آنے والے عیسٰی ابن مریم سے مراد حضرت مسیح ناصری نہیں بلکہ امت محمدیہ کے ہی ایک فرد ہیں تو پھر انہیں عیسٰی اور ابن مریم کیوں کہا گیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ان پیشگوئیوں میں ابن مریم کے الفاظ حقیقی طور پہ استعمال ہرگز نہیں ہوئے بلکہ مسیح آخر زمان کی مسیح ناصری کے ساتھ مشابہت اور مماثلت ثابت کرنے کے لئے استعارہ کے رنگ میں استعمال ہوئے ہیں تاکہ پیشگوئیوں میں جو کسی قدر اخفا اور ایمان بالغیب کا پہلو ہونا ضروری ہوتا ہے وہ بھی موجود رہے اور پیشگوئی کی صداقت بھی واضح رہے۔

عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ دو چیزوں یا دو شخصیتوں میں انتہائی مشابہت اور مناسبت بیان مقصود ہو تو درمیان میں سے حرف تشبیہ اڑا دیتے ہیں جیسے حد درجہ کے سخی انسان کو حاتم اور بڑے زور آور پہلوان کو رستم کہتے ہیں حالانکہ مراد حاتم کی مانند اور رستم کی مانند ہوتا ہے چنانچہ علامہ فخرالدین رازی اپنی تفسیر کبیر کی جلد ۳ صفحہ ۶۸۹ میں فرماتے ہیں:

اطلاق اسم الشیٔ علی ما یشابھہ فی اکثر خواصہ جائز حسن"

یعنی کسی چیز کو دوسری چیز سے خواص میں زیادہ مشابہت کی وجہ سے اس کا نام دے دینا درست بلکہ عمدہ ہے جیسے کہتے ہیں ابو یوسف ابو حنیفہ یعنی امام ابو یوسف کو امام ابو حنیفہ کا نام مشابہت کی وجہ سے دے دیا جاتا ہے اسی طرح قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو "سراجاً منیرا" روشن چراغ کہا گیا ہے اور اس میں سے حرف تشبیہ کو بالکل اڑا دیا گیا ہے یعنی یہ نہیں کہا گیا کہ آپ سراج منیر کی طرح ہیں حالانکہ مراد یہی ہے۔ قرآن کریم میں بے شمار ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ مشبہ کو مشبہ بہ سے تشبیہ دیتے ہوئے حرف تشبیہ استعمال ہی نہیں کیا گیا مثلاً قرآن کریم میں نعماء جنت خصوصاً جنت کے پھلوں کے متعلق آتا ہے۔

"ھذا الذی رزقنا من قبل"

کہ جنتی لوگوں کو جنت میں پھل وغیرہ کی شکل میں نعمائے جنت عطا ہوں گی تو وہ کہیں گے کہ یہ تو وہی پھل ہیں جو ہم کو دنیا میں دئے گئے تھے حالانکہ مراد صرف مشابہت ظاہر کرنا ہے ورنہ نعمائے جنت نور روحانی ہوں گی۔ حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذرؓ کو اپنی کسی عادت یا خوبی میں حضرت عیسٰے ابن مریم سے مشابہ ہونے کی وجہ سے ابن مریم قرار دیا ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من اراد ان ینظر الی عیسٰی ابن مریم فلینظر الی ابی ذرؓ

کہ جس نے عیسٰی ابن مریم کو دیکھنا ہو وہ ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے گویا کسی جزوی مماثلت کی وجہ سے ابوذر رضی اللہ عنہ کو اسی طرح ابن مریم کہا جس طرح آخری زمانے میں آنے والے مسیح موعود کو ابن مریم کہا ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عرب میں ابن ابی کبشہ کہا جاتا رہا حالانکہ آپ کی کنیت ابن ابی کبشہ نہ تھی بلکہ صرف اس وجہ سے ابن ابی کبشہ کہا جاتا تھا کہ آپ کو ابن ابی کبشہ کی طرح شرک سے نفرت تھی یعنی مماثلت کی وجہ سے۔

اردو زبان میں بھی ابن مریم اور مسیح الفاظ استعارہ کے رنگ میں ان لوگوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں جو کسی نہ کسی رنگ میں مسیح ناصری کے مشابہ ہوں مثلاً غالب نے کہا ہے

ابن مریم ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

پھر ایک شاعر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے پہلے آپ کو مخاطب کر کے کہا ہے

"ہم مریضوں کی ہے تمہیں پہ نظر
تم مسیحا بنو خدا کے لئے"

خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی ایک نظم میں فرماتے ہیں ~

حاذق طبیب پاتے ہیں تم سے یہی خطاب
خوبوں کو بھی تو تم نے مسیحا بنادیا

عربی زبان میں یہ محاورہ ہے بالکل فرعون ہوئے دیکھو دجال عیسٰے اس میں بھی ہوتے و عیسٰی اور فرعون اور دجال بعینہ اور حقیقی مراد نہیں بلکہ ان کے مثیل اور بروز اظلال مراد ہیں علامہ زمخشری بھی اپنی تصنیف الکشاف جلد ۱ صفحہ ۳۱۲ پر اس امر کی تصدیق و توثیق کرتے ہیں کہ عیسٰے اور مریم کے نام ہر اس شخص کے لئے استعمال ہوتے ہیں جو کسی نہ کسی رنگ میں عیسوی یا مریمی صفات اپنے اندر رکھتا ہو۔ بائیبل میں بھی اس قسم کے استعارات استعمال ہوتے رہے ہیں۔ مثلاً ایلیا کے دوبارہ آسمان سے نزول کی پیشگوئی میں ایلیا سے مراد درحقیقت ایلیا نہیں تھے۔ بلکہ مثیل ایلیا حضرت یحییٰ علیہ السلام مراد تھے جنہیں ایلیا کا نام ایلیا سے مماثلت کی وجہ سے دیا گیا ہے ورنہ حضرت ایلیا (الیاس) تو طبعی موت سے وفات پاچکے ہوئے تھے اور آسمان پہ نہیں گئے تھے۔

استعارہ کی مزید مثالیں

ایسی علم استعارہ کے طور پر بغیر حرف تشبیہ کے ذکر کرنے کی حدیث میں ایک اور بھی نہایت ہی واضح مثال موجود ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کے قتل ہونے پر اس کے متعلق فرمایا:-

مات فرعون ھذہ الامۃ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اس امت کا فرعون مر گیا گویا ابوجہل کی فرعون سے مماثلت اور مشابہت کی وجہ سے اُسے فرعون کی مانند کہنے کی بجائے فرعون ہی کہہ دیا گویا مشرکین عرب اور ان کا سردار ابوجہل فرعون اور اس کی قوم کے مثیل اور اظلال ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ کے مثیل ہوئے پس اسی طرح آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والے مسیح محمدی کو استعارہ کے طور پر احادیث میں عیسیٰ ابن مریم کے نام سے پکارا گیا ہے۔

پس "ابن مریم" کا استعارہ کے رنگ میں استعمال محل اعتراض ہونے کی بجائے فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے نہ صرف جائز بلکہ قابل تعریف ہے۔ اور قرائن اس لفظ سے مسیح ناصری مراد لینے سے قطعی طور پر مانع ہیں بلکہ چونکہ مسیح ناصری استعاروں اور تمثیلوں میں کلام کیا کرتے تھے اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مثیل یعنی مسیح آخرالزمان کی آمد کی پیشگوئی بھی اسی طرح تمثیلی رنگ میں بیان فرمائی۔ قواعد فصاحت و بلاغت کی کتاب تلخیص المفتاح کے صفحہ ۹ پر صاف لکھا ہے کہ اسم علم استعارہ کے طور پر استعمال ہو سکتا ہے اور ممکن ہے جیسے سخی کو حاتم اور بہادر کو رستم یا امام ابو یوسف کو ابو حنیفہ کہہ دینا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مسئلہ کی یوں وضاحت فرماتے ہیں:۔

"بعض حدیثوں میں جو استعارات سے پُر ہیں اور مسیح کے دوبارہ دنیا میں آنے کے لئے بطور پیشگوئی بیان کیا گیا ہے سو ان حدیثوں کے سیاق و سباق سے ظاہر ہے کہ اس جگہ درحقیقت مسیح ابن مریم کا ہی دوبارہ دنیا میں آنا ہرگز مراد نہیں ہے بلکہ یہ ایک لطیف استعارہ ہے جس سے مراد یہ ہے کہ کسی ایسے زمانہ میں جو مسیح ابن مریم کے زمانہ کے ہمرنگ ہوگا ایک شخص اصلاح خلائق کے لئے دنیا میں آئے گا جو طبع اور قوت اور اپنے منصبی کام میں مسیح ابن مریم کا ہمرنگ ہوگا ۔۔۔۔۔ الخ

جو امر کہ خدا تعالیٰ نے میرے پر منکشف کیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ مسیح موعود میں ہی ہوں۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۸-۳۹)

ایک فارسی شعر میں بھی حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ ؎

چوں مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند
مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند

آخر میں اس مسئلہ کے متعلق یہ بھی قابل ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے پہلے بھی اس امت کے علماء اور صلحاء وغیرہ نزول مسیح کی احادیث میں ابن مریم سے مثیل ابن مریم اور امت کا ہی ایک برگزیدہ فرد مراد لیتے رہے ہیں اور اسی مفہوم کو صحیح قرار دیتے رہے ہیں چنانچہ شیخ الصوفیا حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

"وجب نزوله فی آخر الزمان بتعلقه ببدن آخر"

(تفسیر عرائس البیان صفحہ ۲۶۲)

یعنی آخری زمانہ میں عیسیٰ ابن مریم کا نزول کسی دوسرے بدن (یعنی اور شخص) کے تعلق سے ہونا واجب ہے۔"

۲۔ علامہ سراج الدین ابو حفص عمر ابن الوردی اپنی کتاب خریدۃ العجائب کے صفحہ ۲۰۵ پر فرماتے ہیں:۔

"قالت فرقة نزول عیسیٰ خروج رجل یشبه عیسیٰ فی الفضل کما یقال للرجل الخیر ملک وللشریر شیطان تشبیها بهما ولا یراد بهما الاعیان"

کہ امت محمدیہ کے ایک گروہ کا خیال یہ ہے کہ آخری زمانہ میں نزول عیسیٰ ابن مریم سے مراد کوئی ایسا مرد صالح ہے جو کہ فضل و کمال اور خوبیوں میں حضرت عیسیٰ کا مثیل اور مشابہ اور ان کی مانند ہوگا جیسے کہ کسی نیک انسان کو فرشتہ اور بُرے انسان کو شیطان کہہ دیا جاتا ہے اسی طرح آنے والے مسیح محمدی کو مسیح ناصری کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے ابن مریم کہہ دیا گیا ہے۔

۳۔ اقتباس الانوار کے صفحہ ۵۲ پر لکھا ہے۔

"بعضے برآنند کہ روح عیسیٰ در مہدی بروز کند عبارت از ہمیں بروز است مطابق ایں حدیث لا مہدی الا عیسیٰ (ابن ماجہ صفحہ ۳۰۶) یعنی بعض بزرگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ عیسیٰ کی روح (یعنی روحانیت) کا مہدی میں بروز ہوگا اور عیسیٰ کے نزول سے مطابق حدیث لا مہدی الا عیسیٰ یعنی کوئی مہدی نہیں سوائے عیسیٰ کے یہی بروز مراد ہے۔

۴۔ مشہور شیعہ عالم مرزا ابوالفضل لکھتے ہیں:۔

"در شرح دیوان از بعضے نقل کردہ کہ روح عیسیٰ بروز کند و نزول عیسیٰ عبارت از ہمیں نزول است و مطابق ایں است حدیث لا مہدی الا عیسیٰ"

یعنی شرح دیوان میں بعض نے کہا ہے کہ عیسیٰ کی روح مہدی میں بروز کرے گی اور نزول عیسیٰ سے مراد بھی یہی ہے اور یہ تشریح حدیث کے مطابق ہے کہ عیسیٰ ابن مریم ہی مہدی ہوگا۔ ص۳

(النجم الثاقب)

پس مذکورہ بالا تفصیل اور تفصیلی حوالہ جات سے یہ روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ احادیث میں آنے والے مسیح آخرالزمان کو کیوں ابن مریم کے نام سے پکارا گیا ہے۔ اس میں کیا حکمت تھی اور کہ اس سے مراد حضرت مسیح ناصری نہیں ہو سکتے بلکہ ان کے مثیل مسیح محمدی اور مہدی آخرالزمان مراد تھے جو اپنے وقت پر پیشگوئی کے مطابق مبعوث ہو کر سعید روحوں کی ہدایت کا موجب ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ السلام براہین احمدیہ حصہ پنجم میں نہایت ہی لطیف تشریح اس مسئلہ کی فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اسی امت میں سے عیسیٰ بننے والا ابن مریم کیونکر کہلا سکے وہ تو مریم کا بیٹا نہیں ہے حالانکہ حدیثوں میں ابن مریم کا لفظ آیا ہے پس یاد رہے کہ یہ وسوسہ جو نادانوں کے دلوں کو پکڑتا ہے قرآن شریف میں سورۃ تحریم میں اس کا ازالہ کر دیا گیا ہے جیسا کہ سورۃ تحریم میں اس امت کے بعض افراد کو

[illegible]

سے مشابہت رہ گئی ہے اور پھر اس میں عیسیٰ کی روح کے نفخ کا ذکر کیا گیا ہے جس میں صریح اشارہ کیا گیا ہے کہ اس امت میں سے کوئی فرد اول مریم کے درجہ پر ہوگا اور پھر اس مریم میں نفخ روح کیا جائیگا تب وہ اس درجہ سے منتقل ہو کر ابن مریم کہلائے گا اور اگر کوئی مجھ سے سوال کرے کہ اگر یہی صحیح ہے تو پھر تمہارے الہامات میں بھی اس طرف کوئی اشارہ ہونا چاہئیے تھا اس کے جواب میں میں کہتا ہوں کہ آج سے پچیس برس پہلے ہی تصریح میری کتاب براہین احمدیہ حصص سابقہ میں موجود ہے اور نہ صرف اشارہ بلکہ پوری وضاحت سے کتاب براہین احمدیہ حصص سابقہ میں ایک لطیف استعارہ کے رنگ میں مجھے ابن مریم ٹھہرایا گیا ہے۔"

(صفحہ ۸۲)

دعائے مغفرت

خاکسار کے چچا محترم چوہدری بابو خان صاحب مورخہ ۲۷ اکتوبر بروز سوموار مختصر سی بیماری کے بعد صبح پونے نو بجے اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون قریباً پچاسی سال عمر تھی خلافت اولیٰ کے اولین دور میں بیعت کی تھی حج کی سعادت سے مشرف ہونے کی توفیق پائی تھی۔ دعا گو تہجد گزار اور خوش خلق تھے۔ موصی ہونے کی وجہ سے اسی روز رات کو جنازہ بذریعہ ٹرک ربوہ لے جایا گیا۔ ۲۸ اکتوبر کو نماز فجر کے معاً بعد مسجد مبارک کے ملحقہ میدان میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے ہی دعا کروائی۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے آمین۔ شمیم پرویز قائد ضلع مجلس خدام الاحمدیہ ضلع جھنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۵)

مسل نمبر ۲۲۲۶۸

میں منظور فاطمہ زوجہ چوہدری رشید احمد صاحب قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۴/۱۹۴۸ ساکن بھوڈی ملہیاں ۔ ضلع سیالکوٹ ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۷۵ ۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔/۱۰۰۰ روپے ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائے جائے ۔

الامۃ ۔ منظور فاطمہ زوجہ چوہدری رشید احمد صاحب بھوڈی ملہیاں ضلع سیالکوٹ ۔

گواہ شد ۔ سکندر خان ولد چوہدری نبی بخش صاحب بھوڈی ملہیاں ضلع سیالکوٹ ۔

گواہ شد ۔ رشید احمد (خاوند موصیہ) بھوڈی ملہیاں ضلع سیالکوٹ ۔

مسل نمبر ۲۲۲۶۹

میں نعیم احمد خان ولد ڈاکٹر حاجی عبدالرحمن صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال ۔ پیدائشی احمدی ساکن ننکانہ صاحب ۔ ضلع شیخوپورہ ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۷۵ ۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۔/۱۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے ۔

العبد ۔ نعیم احمد خان رحمانی میڈیکل ہال ریلوے روڈ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ ۔

گواہ شد ۔ ماسٹر اللہ داد خان ولد میاں مولا بخش صاحب مرحوم صدر جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب ۔

گواہ شد ۔ ڈاکٹر حاجی عبدالرحمن ولد حکیم محمد عبداللہ صاحب ننکانہ صاحب (والد موصی)

مسل نمبر ۲۲۲۷۰

میں فرخندہ بیگم زوجہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر قوم ککے زئی ۔ پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈیرہ غازیخان ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۷۵ ۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔/۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

الامۃ ۔ فرخندہ بیگم رحمانیہ منزل بلاک بی ڈیرہ غازیخان ۔

گواہ شد ۔ محمد سلیمان احمد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ڈیرہ غازیخان ۔

گواہ شد ۔ بشیر احمد حیمیہ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخان ۔

مسل نمبر ۲۲۲۷۱

میں چوہدری ناصر احمد ولد چوہدری باغدین صاحب مرحوم قوم جٹ باجوہ پیشہ زمیندارہ عمر ۳۴ سال ۔ پیدائشی احمدی ساکن کوٹ باغدین ضلع بدین (سندھ) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۷۵ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔

۱۔ زرعی زمین واقع کوٹ باغدین ۵۵ ایکڑ مالیتی ۔/۵۵۰۰۰ روپے ۔

۲۔ زرعی زمین واقع چک ۱۱-L ضلع ساہیوال ۶ ۱/۴ ایکڑ مالیتی ۔/۲۰۰۰۰ روپے ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۵۰۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زمیندارہ ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۶ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

العبد ۔ ناصر احمد باجوہ C/O حکیم محمد جمیل صاحب ٹنڈو غلام علی ۔ ضلع بدین ۔ سندھ

گواہ شد ۔ چوہدری شہاب الدین باجوہ وصیت ۱۰۰۱۵ کوٹ باغدین ۔

گواہ شد ۔ مرزا عبدالشکور بیگ ولد مرزا عبدالقیوم صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ۔ بشیر آباد اسٹیٹ ۔ سندھ

مسل نمبر ۲۲۲۷۲

میں چوہدری حمید احمد ولد چوہدری رحمت علی صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال ۔ پیدائشی احمدی ساکن بدین (سندھ) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۷۵ ۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت ۔/۵۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے ۔

العبد ۔ حمید احمد باجوہ C/O حکیم محمد جمیل صاحب ٹنڈو غلام علی ضلع بدین ۔ سندھ ۔

گواہ شد ۔ چوہدری ناصر احمد ولد چوہدری باغدین صاحب ٹنڈو غلام علی ضلع بدین ۔ سندھ

گواہ شد ۔ مرزا عبدالشکور بیگ مربی سلسلہ احمدیہ بشیر آباد ۔ سندھ ۔

مسل نمبر ۲۲۲۷۳

میں چوہدری مسعود احمد باجوہ ولد چوہدری ظہور الدین صاحب مرحوم قوم جٹ باجوہ ۔ پیشہ زمیندارہ عمر ۲۲ سال ۔ پیدائشی احمدی ساکن کوٹ باغدین ضلع بدین (سندھ) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۷۵ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت ۔/۱۰۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے ۔

العبد ۔ چوہدری مسعود احمد باجوہ C/O حکیم محمد جمیل صاحب ٹنڈو غلام علی ضلع بدین سندھ ۔

گواہ شد ۔ چوہدری ناصر احمد ولد چوہدری باغدین صاحب ٹنڈو غلام علی ضلع بدین ۔ سندھ

گواہ شد ۔ مرزا عبدالشکور بیگ مربی سلسلہ احمدیہ بشیر آباد ۔ سندھ ۔

مسل نمبر ۲۲۲۷۴

میں چوہدری بشیر احمد ججہ ولد چوہدری عمر دین صاحب ججہ قوم جٹ ججہ پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال ۔ پیدائشی احمدی ساکن سنجر چانگ ضلع حیدر آباد (سندھ) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۷۵ ۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔

۱۔ جائیداد دوکانیں واقع گوٹھ سنجر چانگ قیمت ۔/۱۲۰۰۰ روپے ۔

۲۔ رہائشی مکان کچا سنجر چانگ قیمت ۔/۱۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔

زمیندارہ سے ۔/۱۲۰۰ روپے سالانہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور مجھے مبلغ ۔/۱۴۴۰ روپے سالانہ آمد بصورت کرایہ دوکانات ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۶ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

العبد ۔ چوہدری بشیر احمد ججہ سنجر چانگ تحصیل ٹنڈو الہ یار ضلع حیدر آباد سندھ ۔

گواہ شد ۔ محمد عبداللہ وصیت ۵۳۲۴ سنجر چانگ ضلع حیدر آباد سندھ ۔

گواہ شد ۔ مرزا عبدالشکور بیگ مربی سلسلہ احمدیہ بشیر آباد سندھ ۔

درخواست دعا

خاکسار کا چھوٹا بھائی تا حال آنکھوں کے ہسپتال میں زیر علاج ہے ۔ بائیں آنکھ میں بینائی تا حال پوری طرح بحال نہیں ہوئی جس کی وجہ سے تشویش ہے ۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے ۔ (نثار احمد ایم ۔ اے بی ۔ ایڈ محمد آباد ضلع تھرپارکر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آٹھویں صدی ہجری

بزرگانِ سلف کے عقائد

حضرت علّامہ واعظ حسین بن علی کاشفی

حضرت علّامہ واعظ حسین بن علی کاشفی (متوفی ۹۰۰ھ) قرآن مجید کے عشاق میں سے تھے۔ تفسیر حسینی، جواہر التفسیر، روضۃ الشہداء اور متعدد دیگر کتابوں کے مصنّف تھے۔ تفسیر حسینی میں آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہر چیزے دانا پس میداند کہ کیست سزاوار آنکہ نبوت برو ختم شد در عیون الاجوبۃ آوردہ کہ صحت ہر کتابی بمہر اوست۔ حق سبحانہ پیغمبر را مُہر گفت تا بدانند کہ تصحیح دعوی محبتِ الٰہی جز متابعت حضرت رسالت پناہی نتواں کرد (اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ) و شرف بزرگواری کتاب بمہر اوست و شرف جملہ انبیاء نیز بدان حضرت عم و شاہد ہر کتاب مُہر اوست۔ پس شاہد در محکمۂ قیامت او خواہد بود (وَجِئْنَا بِکَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَھِیْدًا) و چوں کتاب را مُہر کردند کتابت در جہان باقی باشد چوں نبوت بآں حضرت سمت اختتام یافت در نبوت بدو بستہ گشت و دیگر چوں از ہمہ انبیاء بمہر نبوت مخصوص بود بختمیت ایشاں نیز اختصاص یافت و فی المثنوی المعنوی نظم

بہر ایں خاتم شد است او کہ بجود
مثل او نے بود نے خواہند بود
چونکہ در صنعت برد استاد دست
تو نگوئی ختم صنعت بروے است

(تفسیر حسینی زیر آیت خاتم النبیین مطبوعہ ذی الحجہ ۱۳۱۵ھ مطبع انوری اکبر آباد)

ترجمہ:۔ "ہر چیز جاننے والا تو جانتا ہے کہ کون شخص اس کے لائق ہے کہ اس پر نبوت ختم ہو۔ عیون الاجوبہ میں ہے کہ ہر نوشتے کی صحت مُہر کے سبب سے ہے اور حق تعالیٰ نے پیغمبرؐ کو مُہر کہا تاکہ لوگ جان لیں کہ محبتِ الٰہی کے دعویٰ کی تصحیح آپؐ کی متابعت ہی سے کر سکتے ہیں۔ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ اور ہر کتاب کا شرف اور بزرگی مُہر کے سبب سے ہے تو سب پیغمبروں کو شرف حضرت کی ذات سے ہے اور ہر کتبہ کی گواہ اس کی مُہر ہوتی ہے تو محکمۂ قیامت میں گواہ آپ ہوں گے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَجِئْنَا بِکَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَھِیْدًا۔ اور جہاں کتاب پر مُہر کی گئی تو کتابت تمام ہو جاتی ہے۔ چونکہ نبوت پر آپؐ کی ذات مُہر ہے تو آپؐ کے سبب سے نبوت کا دروازہ بند ہو گیا ہے اور چونکہ سب انبیاء سے مُہر نبوت کے ساتھ آپؐ مخصوص ہوئے تو ان کی ختمیت کے ساتھ بھی آپؐ نے اختصاص پایا۔ مثنوی میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وجہ سے خاتم ہیں کہ سخاوت یعنی فیض پہنچانے میں نہ آپؐ جیسا کوئی ہوا ہے نہ ہو گا۔ جب کوئی کاریگر اپنی صنعت میں انتہائی کمال پر پہنچے تو اسے مخاطب! کیا تو یہ نہیں کہتا کہ تجھ پر کاریگری ختم ہو گئی؟"

اعلانِ نکاح

میری دختر نیک اختر زاہدہ محمود کا نکاح عزیز سلیم اللہ شیخ ولد فیض اللہ شیخ صاحب حیدرآباد سے بحق مہر -/۵۰۰۰ (پانچ ہزار) روپیہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ لاڑکانہ نے مورخہ ۲ر نومبر ۱۹۷۵ء بروز اتوار بعد نماز ظہر پڑھا۔

احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت ہو۔ آمین

(شیخ محمود احمد لیڈر مرچنٹ رادھن سندھ۔ قائد خدام الاحمدیہ رادھن)

محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ والدہ کرنل ڈاکٹر محمود الحسن صاحب کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

خاکسار کی خوشدامن محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم شیخ محمد سعید صاحب مرحوم ایمن آبادی ۱۷/۱۱/۷۵ کو راولپنڈی میں بعمر ۶۵ سال وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ کا جنازہ ان کے فرزند برادرم محترم کرنل ڈاکٹر محمود الحسن صاحب راولپنڈی سے ربوہ لیکر آئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۸/۱۱/۷۵ کو صبح نو بجے نماز جنازہ پڑھائی اور ازراہِ شفقت جنازہ کو کندھا دیا اور پسماندگان سے اظہارِ تعزیت فرمایا۔ نماز جنازہ میں جماعت کے بہت سے بزرگوں نے شرکت فرمائی۔ مرحومہ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہونے کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ بہت نیک، تہجد گزار، دعا گو اور بے نفس خاتون تھیں۔ لمبا عرصہ لاہور میں لجنہ اماء اللہ کی عہدہ دار رہیں۔ ان کے لواحقین میں ان کے فرزند برادرم محترم کرنل ڈاکٹر محمود الحسن صاحب حال راولپنڈی کینٹ، صاحبزادیاں اہلیہ ام اور بیگم ونگ کمانڈر ایس۔ ایم لطیف صاحب (پشاور) اور بہت سے پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں شامل ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا کرے اور تمام لواحقین کو صبرِ جمیل بخشے۔ آمین

(اخوند فیاض احمد۔ لاہور)

انعامی مقابلہ سیر

مقابلہ سیر کا انعامی مقابلہ ۲۱ر نومبر بروز جمعہ صبح ۷ بجے سے ۸½ بجے تک منعقد ہوگا (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

تمام انصار، خدام اور اطفال سے سیر کو جانے اور بعد میں مشاہداتِ قدرت کے متعلق اپنے مضامین اپنے زعماء کرام کی وساطت سے مجلس ہذا کو بھجوانے کی درخواست ہے۔

(بشیر احمد خان۔ کنوینر مجلس صحت۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ اور خاکسار کی بچی منصورہ بیگم ناصرہ بیمار ہیں۔ ہر دو کے لئے احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (رانا مبارک احمد فرید روڈ بہاولپور)

۲۔ میرے بڑے بھائی مکرم محمد جلال صاحب شمس مربی سلسلہ کے خسر مکرم محمد شریف صاحب کھوکھر محمد آباد اسٹیٹ سندھ شدید علیل ہیں اور چلنا پھرنا بھی مشکل ہے۔ احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (ذوالفقار احمد قمر دارالرحمت شرقی ربوہ)

۳۔ میری والدہ صاحبہ کی گزشتہ ہفتہ گرنے کی وجہ سے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور جسم پر بھی چوٹیں آئی ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ شافی المطلق جلد و مکمل صحت عطا فرمائے (محمد شاہنواز مومن۔ ربوہ)

۴۔ خاکسار کی اہلیہ دونوں ٹانگوں میں شدید اعصابی دردوں کی وجہ سے لاچار ہیں۔ نیز خاکسار خود بھی عرصہ سے جوڑوں کے دردوں میں مبتلا ہے۔ احباب کرام ہم دونوں کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (ملک محمد یعقوب صوبیدار میجر (ریٹائرڈ) پشاور روڈ۔ راولپنڈی)

۵۔ خاکسار کی والدہ محترمہ گھٹنوں میں شدید درد کی وجہ سے تین ماہ سے بیمار ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک لطیف احمد سرور قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

تریاق معدہ — خرابی ہضم کا موثر علاج — قیمت ڈیڑھ روپیہ
اکسیر پائیوریا — پائیوریا کا علاج — قیمت ڈیڑھ روپیہ
مفید منجن — دانتوں کی صفائی کے لئے — قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے
ناصر دواخانہ گولبازار۔ ربوہ۔ فون ۵۳۴